

یوئیل کی کتاب اور لاودیکیائی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ - نمبر پندرہ

Jeff Pippenger

2025-12-21

نمبر پندرہ

میرا یہ دعویٰ ہے کہ چار نسلوں کی علامت اور پچھلی بارش کے پیغام کے باہمی تعلق کو سمجھنا اس لیے ضروری ہے کہ یوئیل باب اول کی ابتدائی چار آیات کی اہمیت کو پہچاننے کی بہترین امید ہو سکے۔ یوئیل تانکستان کا گیت گاتا ہے، لیکن اس کا ابتدائی بند چار نسلوں کے ساتھ عہد کے نبوی تعلق کی ترجمانی ہے۔

اور اُس نے ابرام سے کہا، یقین جان کہ تیری نسل ایک ایسی زمین میں پر دیسی ہوگی جو اُن کی نہیں، اور وہ اُن کی خدمت کریں گے؛ اور وہ اُن کو چار سو برس تک ستائیں گے۔ اور اُس قوم کو بھی جس کی وہ خدمت کریں گے میں سزا دوں گا، اور اس کے بعد وہ بہت سا مال و دولت لے کر نکلیں گے۔ اور تو سلامتی سے اپنے باپ دادا کے پاس جائے گا؛ تو اچھے بڑھاپے میں دفن ہوگا۔ لیکن چوتھی پشت میں وہ پھر یہاں لوٹ آئیں گے، کیونکہ اموریوں کی بدی ابھی پوری نہیں ہوئی۔
پیدائش 16-15:13۔

یہ عبارت وہ پیشگوئی ہے جو موسیٰ کی زندگی کے ذریعے پوری ہوئی۔ جب یوئیل کی کتاب انگور کے باغ کا گیت شروع کرتے ہوئے بڑھتی ہوئی تباہی کی چار نسلوں کا حوالہ دیتی ہے، تو اس کے ذریعے یوئیل کی کتاب کو نبوی چوتھی اور آخری نسل کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاتا ہے۔ وہی نسل پطرس کی "چنی ہوئی نسل" ہے جسے تاریکی سے نکال کر اس کی "عجیب روشنی" میں بلایا گیا ہے۔ ان کا تقابل اُن کے نسلی ہم منصب سے کیا گیا ہے جسے "سانپوں کی اولاد" کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ وہ چوتھی اور آخری نسل یوحنا کی صورت میں نمایاں کی گئی ہے، جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی علامت ہے، جو "بلائے ہوئے، برگزیدہ، اور وفادار" ہیں۔

9/11 پر بلائے گئے، آدھی رات کی پکار میں منتخب اور اتوار کے قانون کے بحران میں وفادار، بالکل اسی طرح جیسے ہارون اور یربعام کی سونے کے بچھڑے کی بغاوتوں کے دوران لاوی وفادار رہے۔ ملاکی باب تین میں جو نفوس چاندی کی مانند پاک کیے جاتے ہیں، وہ لاوی ہیں جو آدھی رات کی پکار کے پیغام کے دوران چنے جاتے ہیں، کیونکہ مہر بندی روح القدس کے افاضے کے ساتھ، اور اسی کے وسیلے، انجام دی جاتی ہے۔

پچھلے مضمون میں ہم نے موسیٰ کی تاریخ سے ایسے نکات پیش کیے جنہیں سسٹر وائٹ بائبل کی نبوت کا الفا قرار دیتی ہیں، جو نبوتی طور پر مسیح سے، جو بائبل کی نبوت کے اومیگا ہیں، مربوط ہیں۔ موسیٰ سنگ بنیاد ہیں اور مسیح سنگ تاج۔ دونوں گناہ سے نجات کی علامتیں ہیں، جیسا کہ موسیٰ کے ذریعے مصر سے نجات میں ظاہر ہوا۔ پھر بھی خدا کی قدرت کی وہ تمام تجلیات جو موسیٰ کے ہاتھوں ظہور میں آئیں، اس وقت بہت پیچھے رہ گئیں جب مسیح نے ایک ہفتے کے لیے بہتوں کے ساتھ عہد کی تصدیق کی۔ موسیٰ الفا ہیں اور مسیح اومیگا؛ اور اومیگا عدد "22" ہے اور الفا عدد "1"۔

جب ہم موسیٰ پر غور کرتے ہیں تو ہم پاتے ہیں کہ نجات، جو اُن کی نبوی گواہی میں سرایت کیے ہوئے ہے، پانی کے پس منظر میں رکھی گئی ہے۔ پیدائش کے وقت نیل کے پانی سے اُس کی نجات، کشتی میں نوح کی طرف اشارہ کرتی تھی۔ بحرِ قلزم پر ہونے والا بیتسمہ کشتی میں نوح اور اُن آٹھ نفوس کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، اور یہی مطابقت آگے چل کر دریائے اردن پر یسوع کے بیتسمہ کے ساتھ بنتی ہے، جسے

مسیح نے عین اسی مقام پر دوبارہ انجام دیا۔ موسیٰ کی گواہی نیل کے کنارے نجات سے شروع ہوتی ہے اور دریائے اردن کے کناروں پر ختم ہوتی ہے۔ مسیح کا ہیبتسمہ اُن کی مسح تھا تاکہ وہ ساڑھے تین سال تک اپنی موت تک گواہی دیں، جس کی نمائندگی ابتدا ہی میں اُن کے ہیبتسمہ میں ہو گئی تھی۔ اُن کے جی اٹھنے پر بس چند قطرے تھے، یہاں تک کہ پنتیکست کے دن پوری طرح انڈیلا گیا۔

خدا کا عہدی وعدہ بنی نوع انسان کے ساتھ نوح سے شروع ہوتا ہے، اور ابراہیم کے وسیلہ سے برگزیدہ قوم کے لیے اُس کا عہدی وعدہ موسیٰ کے ساتھ اپنی تکمیل کو پہنچا۔ موسیٰ، جو الفا تھا، اومیگا یسوع کا نمونہ ٹھہرا، جو اُنے والا تھا اور عہد کی تصدیق "بہتوں" کے ساتھ کرے گا، محض ایک برگزیدہ قوم ہی کے ساتھ نہیں۔ مسیح کی نظیر کے طور پر، موسیٰ کی پیدائش نوح کو دیے گئے عہد کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے، جس میں قوس قزح تمام لوگوں کے لیے نشانی ہے۔ موسیٰ برگزیدہ قوم کو دیے گئے عہد کے ساتھ بھی موافقت رکھتا ہے، جس میں برگزیدہ قوم کے لیے ختنہ نشانی ہے۔ موسیٰ کا عہدی کام "بہتوں" کے ساتھ تھا، صرف ایک برگزیدہ قوم کے ساتھ نہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ مسلسل اُس ملی جلی جماعت کے باعث ستائے نہ جاتے۔

موسیٰ کی زندگی بھر میں نمایاں ہونے والے مختلف 'نجات کے پانیوں' کے درمیان، دریائے پردن پر بتھابرا میں ہونے والا ہیبتسمہ قدیم اسرائیل کی سرزمین موعود میں عہد کی تاریخ کے آغاز کو اُس کی تاریخ کے انجام سے—اُس ہفتے کے دوران جب مسیح نے بہتوں کے ساتھ عہد کی توثیق کی—جوڑتا ہے۔ مسیح کا ہیبتسمہ قدیم اسرائیل کے ہیبتسمہ کے ساتھ ہم آہنگ ہے، اور دونوں تاریخیں اُس کے جی اٹھنے کی گواہی دیتی ہیں، جب اُس نے بارش کی چند بوندیں پھونکی، پچاس دن بعد پنتیکست پر ہونے والی فراواں بارش سے پہلے۔ موسیٰ سے مسیح تک الفا اور اومیگا کی پوری لکیر نجات کے پانیوں کے اندر مجسم ہے۔

ان شاگردوں کو تعلیم دیتے ہوئے، یسوع نے عہد عتیق کی اہمیت کو اس کے مشن کی گواہی کے طور پر ظاہر کیا۔ اب بہت سے خود کو مسیحی کہنے والے عہد عتیق کو یہ کہہ کر ترک کر دیتے ہیں کہ اب اس کا کوئی فائدہ نہیں رہا۔ لیکن یہ مسیح کی تعلیم نہیں ہے۔ وہ ایسے اتنی اہمیت دیتے تھے کہ ایک موقع پر انہوں نے فرمایا، 'اگر وہ موسیٰ اور نبیوں کی نہیں سنتے، تو اگرچہ کوئی مردوں میں سے بھی جی اٹھے، تب بھی وہ قائل نہ ہوں گے'۔ لوقا 16:31۔

آدم کے ایام سے لے کر زمانے کے اختتامی مناظر تک، آباء اور انبیا کے ذریعے جو آواز بولتی ہے وہ مسیح ہی کی آواز ہے۔ نجات دہندہ عہد عتیق میں اتنی ہی وضاحت سے منکشف ہے جتنی عہد جدید میں۔ ماضی نبوی کی یہی روشنی ہے جو مسیح کی زندگی اور عہد جدید کی تعلیمات کو وضاحت اور حسن کے ساتھ نمایاں کرتی ہے۔ مسیح کے معجزات اُس کی الوہیت کا ثبوت ہیں؛ لیکن اس سے بھی قوی تر ثبوت کہ وہ دنیا کا فادی ہے، ہمیں اُس وقت ملتا ہے جب عہد عتیق کی پیشین گوئیوں کا عہد جدید کی تاریخ سے تقابل کیا جاتا ہے۔ صدیوں کی آرزو، 799۔

یوایل کی کتاب پر بحث کرنے والے مضامین میں، ہم "عہد عتیق کی نبوتوں کا عہد جدید کی تاریخ سے موازنہ" کرتے آئے ہیں، اور ساتھ ہی جدید روحانی اسرائیل کی تاریخ کا بھی جائزہ لیا ہے۔ چلے وہ عہد عتیق ہو یا عہد جدید، یا اُن تین فرشتوں کی وہ تاریخ جو 1798 میں شروع ہوئی، یہ تمام سلسلے "مسیح کی آواز" کے طور پر پیش کیے گئے ہیں۔ بائبل اور روح نبوت کی مکتوب شہادت مسیح کی آواز ہے، اور مسیح کی آواز، اُس کی آواز ہے جو کلام خدا ہے۔

کلام خدا کی 'آواز' وہ پیغام ہے جس کی نمائندگی اس کے تحریری کلام میں ہوتی ہے۔ آخری دنوں میں اس کا پیغام 'پچھلی بارش' کا پیغام ہے، جس میں پہلے 'ابتدائی بارش' اور اس کے بعد 'ابتدائی اور پچھلی بارش' شامل ہیں، یوئیل کے مطابق۔

یوحنا صاحب مکاشفہ اُن ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی کرتا ہے جو قدیم راہوں کی طرف لوٹتے ہیں، کیونکہ وہ اپنے پیچھے سے ایک 'آواز' سنتا ہے۔ پیچھے کی یہ 'آواز' مسیح کی آواز ہے جو 'آدم کے ایام

سے 'آگے' تک جاری ہے۔

اور میں نے اُس آواز کو دیکھنے کے لیے رُخ پھیرا جو مجھ سے ہمکلام تھی۔ اور جب میں مڑا تو میں نے سات سونے کے چراغدان دیکھے۔ مکاشفہ 1:12۔

یہ آیت پہلے باب میں ایک وقفہ ظاہر کرتی ہے، کیونکہ پچھلی آیت تک یوحنا اُس جزیرے میں تھا جسے پتمس کہا جاتا ہے، لیکن آیت بارہ میں وہ مڑتا ہے، اور اس کے بعد سے یوحنا آسمانی مقدس میں ہے۔ جب وہ مڑتا ہے، تو اس لیے مڑتا ہے کہ آیت دس میں اُس نے پیچھے سے ایک آواز سنی تھی۔

میں خداوند کے دن روح میں تھا، اور اپنے پیچھے نرسنگے کی سی ایک بڑی آواز سنی، جو کہتی تھی: میں الفا اور اومیگا ہوں، اول اور آخر؛ اور جو کچھ تو دیکھتا ہے اسے ایک کتاب میں لکھ، اور اسے اسیہ کی سات کلیسیاؤں کو بھیج؛ یعنی افسس، اور سمیرنہ، اور پرگمس، اور تھیاتیرا، اور ساردس، اور فلدلفیہ، اور لاودکیہ کو۔ مکاشفہ 1:10، 11۔

یوحنا اُن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو اپنے پیچھے مسیح کی آواز سنتے ہیں۔ وہ یرمیاہ کے نرسنگے کا یہ پیغام سنتا ہے کہ پرانے راستوں کی طرف لوٹ آؤ—وہ راستے جن پر چلنے سے بدکاروں نے انکار کیا، اور اُس خیردار کرنے والے نرسنگے کو سننے سے وہ انکار کرتے ہیں۔ یوحنا نے سنا، اور اُس کے پیچھے سے آنے والی آواز نے اپنا تعارف الفا اور اومیگا کے طور پر کرایا—وہ جو نئے راستے کو پرانے راستے کے ساتھ ملا کر واضح کرتا ہے۔

اور سات چراغدانوں کے درمیان ایک جو ابن آدم کے مانند تھا، پاؤں تک کی پوشاک پہنے ہوئے اور چھاتیوں پر سونے کا کمربند بندھا ہوا تھا۔ اس کا سر اور اس کے بال ایسے سفید تھے جیسے اون، برف کی مانند سفید؛ اور اس کی آنکھیں آگ کے شعلے کی مانند تھیں؛ اور اس کے پاؤں خالص پیتل کی مانند تھے، گویا بھٹی میں تپائے گئے ہوں؛ اور اس کی آواز بہت سے پانیوں کی آواز کی مانند تھی؛ اور اس کے دینے ہاتھ میں سات ستارے تھے؛ اور اس کے منہ سے ایک تیز دو دھاری تلوار نکلتی تھی؛ اور اس کا چہرہ ایسا تھا جیسے آفتاب اپنی قوت میں چمکتا ہے۔ مکاشفہ 1:13-16۔

بارھویں آیت میں یوحنا پلٹ کر دیکھتا ہے اور مسیح کا ایک رُویا دیکھتا ہے، جسے سسٹر وانٹ اُس رُویا کے ساتھ ہم آہنگ کرتی ہیں جو دانی ایل نے دیکھا تھا، اور یہی وہ رُویا ہے جو یسعیاہ، یرمیاہ، حزقی ایل اور پولس نے دیکھا تھا۔

میں نہایت گہرے اشتیاق کے ساتھ اُس وقت کا منتظر ہوں جب یوم پنتیکست کے واقعات اُس موقع کی نسبت بھی زیادہ قوت کے ساتھ پھر دہرائے جائیں گے۔ یوحنا کہتا ہے، "میں نے ایک اور فرشتہ کو آسمان سے اترتے دیکھا، جس کے پاس بڑی قدرت تھی؛ اور زمین اُس کے جلال سے روشن ہو گئی۔" پھر، جیسے پنتیکست کے موقع پر، لوگ اُن سے کہی گئی سچائی سنیں گے، ہر ایک اپنی اپنی زبان میں۔

"خدا ہر اُس روح میں نئی زندگی پھونک سکتا ہے جو اخلاص کے ساتھ اُس کی خدمت کرنے کی خواہش رکھتی ہے [آدم اور حزقی ایل کی ہڈیوں کی وادی]، اور قربان گاہ سے جلتا ہوا انگارہ [اشعیاہ] ہونٹوں کو چھو سکتا ہے، اور انہیں اپنی حمد میں بلیغ بنا دے۔ ہزاروں آوازیں خدا کے کلام کی نہایت شاندار سچائیاں بیان کرنے کی قدرت سے معمور ہوں گی۔ اٹکتی ہوئی زبان کھل جائے گی [اشعیاہ کی دوسری زبان]، اور کم ہمتوں کو سچائی کی دلیرانہ گواہی دینے کے لیے مضبوط کیا جائے گا۔ خداوند اپنے لوگوں کی مدد کرے کہ وہ روح کے ہیکل کو ہر آلودگی سے پاک کریں [ملاکی کے لاویوں]، اور اُس کے ساتھ ایسا قریبی تعلق برقرار رکھیں کہ جب آخری بارش انڈیلی جائے تو وہ اس میں شریک ہوں۔" Review and Herald، 20 جولائی، 1886ء۔

جس رویا پر ہم غور کر رہے ہیں، اس میں مسیح کی آواز کا بیان بھی شامل ہے۔ جب یوحنا پلٹتا ہے اور مسیح کی آواز سنتا ہے، تو وہ "بہت سے پانیوں" کی آواز کی مانند ہوتی ہے۔ جب مسیح کی آواز انسانوں کے ساتھ یا کسی برگزیدہ قوم کے ساتھ اپنے عہد کی بات کرتی ہے تو وہ بہت سے پانیوں کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ دانی ایل باب سات سے نو کے پیغام کی مہر 1798 میں کھولی گئی، اور پھر 1989 میں دانی ایل باب دس سے بارہ کے پیغام کی مہر کھولی گئی۔ 1798 کا تعلق دریائے اولائی کی آواز سے ہے اور 1989 کا تعلق دریائے حدائق کی آواز سے ہے۔

وہ روشنی جو دانی ایل کو خدا کی طرف سے ملی تھی، خصوصاً ان آخری دنوں کے لیے دی گئی تھی۔ دریائے اولائی اور حدیقل کے کناروں پر جو روپائیں اس نے دیکھیں—جو سنعر کے عظیم دریا ہیں—وہ اب پورا ہونے کے عمل میں ہیں، اور پیشگی بتائے گئے تمام واقعات عنقریب رونما ہوں گے۔ واعظین کے لیے شہادتیں، 112۔

دریائے اردن قدیم اسرائیل کی الفا عہد کی تاریخ اور اومیگا عہد کی تاریخ کے درمیان کڑی ہے۔ لفظ 'اردن' کا مطلب 'نازل ہونے والا' ہے اور یہ مسیح 'عظیم نازل ہونے والے' کی نمائندگی کرتا ہے۔

تم میں وہی ذہن ہو جو مسیح یسوع میں بھی تھا: جو خدا کی صورت میں ہوتے ہوئے بھی خدا کے برابر ہونے کو غنیمت نہ سمجھا: بلکہ اپنے آپ کو خالی کر کے خادم کی صورت اختیار کی، اور آدمیوں کی مشابہت میں بنا: اور انسان کی ہیئت میں پایا جا کر اپنے آپ کو فروتن کیا اور موت تک، بلکہ صلیب کی موت تک، فرماں بردار رہا۔ فلپیوں 2:5-9۔

دریائے اردن مسیح 'عظیم اترنے والا' کی نمائندگی کرتا ہے، اور اردن خدا کی برگزیدہ قوم کی الفا اور اومیگا کی تاریخ کے درمیان ربط ہے، جنہیں ایک انگورستان کی نگہبانی کے لیے دیا گیا تھا۔ موسیٰ کے نجات بخش پانی مسیح کی آواز کی نمائندگی کرتے ہیں، وہ آواز جو سنی جا سکتی ہے اگر کوئی جان بس پلٹ آئے تاکہ 'اپنے پیچھے کی آواز' سنے، اور پھر جو آواز وہ سنیں گے وہ—'بہت سے پانیوں کی آواز' ہوگی۔ نوح کے طوفان سے لے کر 70 عیسوی میں یروشلم کی تباہی تک، نجات بخش پانیوں کو خدا کے عہد کی قوم کے لیے سنگِ میل کے طور پر قائم کیا گیا ہے۔ یہ سنگِ میل خدا کے آخری عہد کے لوگوں، ایک لاکھ چوالیس ہزار، کی اندرونی تاریخ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ دریائے اردن کو جو پانی فراہم ہوتا ہے وہ حرمون کے پہاڑوں میں جمع ہونے والی اوس اور برف سے نکلتا ہے، جو دریائے اردن کے سرچشمے بناتے ہیں۔

درجات کا گیت۔ داؤد کا۔ دیکھو، کیا ہی اچھا اور کیا ہی خوشگوار ہے کہ بھائی باہم یگانگت میں رہیں! یہ اُس قیمتی تیل کی مانند ہے جو سر پر ڈالا گیا، جو داڑھی پر بہ نکلا، بلکہ ہارون کی داڑھی پر؛ جو اس کے لباس کے دامن تک اتر آیا؛ جیسے حرمون کی شبنم اور وہ شبنم جو صیون کے پہاڑوں پر اتری؛ کیونکہ وہاں خداوند نے برکت مقرر کی—یعنی ہمیشہ کی زندگی۔ زبور 133:1-3۔

وہ پانی غار پین کو بھی پیدا کرتا ہے، ایک گہرا تالاب جو ایک غار کے اندر واقع تھا، اور جو پانیوم دانی ایل 11:13-15 اور پطرس کے زمانے کے قیصریہ فلپی میں تھا۔ دریائے اردن کے سرچشمے غار پین کے شیطانی تالاب کو بھی پیدا کرتے ہیں۔ بہت سے پانیوں کی آواز اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ مسیح اور شیطان کے درمیان عظیم کشمکش کا آغاز ہرمن کے پہاڑوں کی بلند چوٹیوں میں ہوا۔

اور میں تجھ سے بھی کہتا ہوں کہ تُو پطرس ہے، اور اس چٹان پر میں اپنی کلیسیا بناؤں گا؛ اور جہنم کے دروازے اس پر غالب نہ آئیں گے۔ متی 16:18۔

نام "Hermon" کا مطلب "مقدس، متبرک، وقف شدہ یا الگ کیا ہوا" ہے اور یہ آسمان کی علامت ہے، جو تمام پانی کا منبع اور اس عظیم کشمکش کی ابتداء ہے جسے "دوزخ کے دروازے" سے تعبیر کیا گیا—یہ وہ نام تھا جو یسوع نے قیصریہ فلپی میں پین کی غار کو دیا تھا۔ اسی پس منظر میں Simon Barjona کو Peter میں بدل دیا گیا۔ Simon کا مطلب "سننے والا" ہے، اور Barjona کا مطلب "کبوتر کا

بیٹا" ہے۔ Simon اس جان کی علامت تھا جس نے یسوع کے بپتسمہ کا وہ پیغام سنا جسے روح القدس نے کیوٹر کی صورت میں ظاہر کیا تھا۔ چنانچہ مسیح کے بپتسمہ کا پیغام سننے والا Peter میں تبدیل ہوا، جو 144,000 کی نمائندگی کرتا ہے۔ Peter پر مہر Panium میں لگائی گئی، جو دانی ایل باب گیارہ کی آیات 13 تا 15 ہیں۔

جبل حرمون کے پانیوں سے نکلنے والا دریا اردن—جو مسیح، عظیم اترنے والے، کی علامت ہے—اپنا سفر بحیرہ مردار پر ختم کرتا ہے۔ آسمان سے، جہاں حیات کی شبینم جنم لیتی ہے، مسیح صلیب کی موت تک اتر آئے، جس کی نمائندگی بحیرہ مردار کرتا ہے۔ بحیرہ مردار کا ساحل زمین کی سطح پر واقع سب سے پست خشک مقام ہے۔ اترتا ہوا دریا اردن زمین پر سب سے نچلی آبی سطح تک اترتا ہے، جیسے مسیح صلیب پر اپنی موت تک اتر آئے۔ حیات کے پانی سے موت کے پانی تک، دریا اردن مسیح کے آسمان سے صلیب تک نزول کی نمائندگی کرتا ہے۔

بائبل کی نبوت کے اہم موضوعات پانی سے وابستہ ہیں، اور بائبل کی نبوت مسیح کی آواز ہے، جو بہت سے پانیوں کی مانند آواز ہے۔ بابل کی فاحشہ بہت سے پانیوں پر بیٹھی ہے، اور فرات کے پانی مشرق کے بادشاہوں کی راہ ہموار کرنے کے لیے خشک کر دیے جاتے ہیں، اور تاجر اور بادشاہ دور کھڑے ہو کر ماتم کرتے ہیں کیونکہ ترسیس کے جہاز سمندروں کے بیچ تباہ کر دیے گئے ہیں، اور موت کا وہ عہد جسے افرائیم کے شرایبوں نے اس وقت قبول کیا جب انہوں نے جھوٹ کے نیچے پناہ لی، پاپائی اتوار کے قانون کے زبردست سیلاب سے کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔

جب سسٹر وائٹ "سنعر کے عظیم دریا" کا حوالہ دیتی ہیں تو ان کی مراد دریائے دجلہ اور دریائے فرات ہوتے ہیں۔ ان پانیوں کا سراغ باغ عدن تک ملتا ہے، جہاں یہ عدن سے نکلنے والے تیسرا اور چوتھا دریا ہیں۔

اور تیسرے دریا کا نام حدیقل ہے، یعنی وہی جو اسور کے مشرق کی طرف بہتا ہے۔ اور چوتھا دریا فرات ہے۔ پیدایش 2:14

حدیقل دجلہ ہی ہے، اور ظاہر ہے کہ فرات تو فرات ہی تھا، اگرچہ جدید مورخین اور الہیات کے ماہرین اس سے اختلاف کرتے ہیں۔ وہ اصرار کرتے ہیں کہ اولائی کوئی بڑا دریا نہ تھا بلکہ فارس میں ایک انسان ساختہ آبی نہر تھی، سنعر میں نہیں۔ وہی انسانی ماہرین یہ قرار دیتے ہیں کہ سنعر سے وابستہ قابل ذکر صرف دو دریا ہی تھے: دجلہ اور فرات، اور نبیہ بیان کرتی ہے کہ اولائی اور حدیقل "سنعر کے بڑے دریا" تھے۔

نبیہ کے پیغام آب سے متعلق الفاظ جدید ماہرین کی مخالفت کرتے ہیں، جیسے قدیم ماہرین نے کی تھی—جنہوں نے نوح کے پیغام آب کی مخالفت کی تھی۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ دو دریاؤں سے نمائندگی پانے والی دو روئائیں تکمیل کے مرحلے میں ہیں؛ لہذا 'شنعار کے دو عظیم دریاؤں' کے ذریعے دی گئی ان دو روئائوں میں جو کچھ بھی نمایاں کیا گیا ہے، وہ سب جلد وقوع پذیر ہوں گے۔ ان دریاؤں سے وابستہ پیغام مسیح کی آواز ہے، کیونکہ اس کی آواز بہت سے پانیوں کی مانند ہے۔ دجلہ اور فرات ایک بڑے نبوتی موضوع کی نمائندگی کرتے ہیں، اور ان کی گواہی اس عہد سے متعلق ہے جو الفا موسیٰ نے قائم کیا، اور یہی وہ عہد ہے جسے اومیگا مسیح نے تصدیق کی۔

پیش گوئی میں دجلہ اشور کی نمائندگی کرتا ہے اور فرات بابل کی۔ اس حوالے سے وہ دو قوتیں ہیں، جنہیں یرمیاہ نے شیروں کی صورت میں پیش کیا، جو پہلے شمالی مملکت کو اور بعد ازاں جنوبی مملکت کو اسیری میں لے جائیں گی۔

اسرائیل ایک پراگندہ بھیڑ ہے؛ شیروں نے اسے بانکا ہے: پہلے اشور کے بادشاہ نے اسے نگل لیا ہے؛ اور آخر میں اسے نبوکدنصر بادشاہ بابل نے اس کی ہڈیاں توڑ دی ہیں۔ یرمیاہ 50:17

اشور اور بابل دونوں، اسرائیل کی دونوں بادشاہتوں کے لحاظ سے شمالی دشمن تھے، اور اسی لیے وہ شمال کے جعلی بادشاہ یعنی پاپائی قوت کی مثالیں ہیں۔ بنیادی طور پر ایک ہی ثقافتی پس منظر سے اٹھنے والی ان دونوں طاقتوں نے وہی سیاسی اور مذہبی روایتیں جاری رکھیں، مگر اشور کی سیاسی ساخت میں ریاست کاری پر زور تھا، جبکہ بابل نے کلیسائی حکمرانی پر زور دیا، اگرچہ دونوں بہت مشابہ تھے۔ بت پرست روم اور پاپائی روم بعض سطحوں پر ایک جیسے ہیں، لیکن پھر بھی بت پرست روم ریاست کاری کی اور پاپائی روم کلیسائی حکمرانی کی نمائندگی کرتا ہے۔ نبوتی نسبت سے بابل کے حوالے سے اشور ریاست کاری کی بادشاہت تھا، جس کے بعد اسی نوع کی ایک طاقت یعنی بابل آیا جس نے کلیسائی حکمرانی پر زور دیا۔ اشور بت پرست روم کی نمائندگی کرتا تھا اور بابل پاپائی روم کی نمائندگی کرتا ہے۔ ان چاروں طاقتوں نے خدا کے مقدس مکان اور لشکر کو پامال کیا۔ اشور کا تعلق دجلہ سے ہے اور بابل کا فرات سے۔ یہ کتاب مکاشفہ میں فرات کے خشک ہو جانے کے موافق ہے، تاکہ مشرق کے بادشاہوں کے لیے راہ ہموار ہو، جیسا کہ کورش کے اس کام سے مثال ملتی ہے کہ اس نے بابل کو گرانے کے لیے فرات کا رخ موڑ دیا۔ بابل فرات ہے؛ اشور دجلہ ہے۔

نبوت میں شمال کا بادشاہ اتوار کے قانون کے بحران کے دوران دنیا کو فتح کرتا ہے اور بعد ازاں گر جاتا ہے، لیکن اس غلبے کو اکثر ایک طغیانی سیلاب کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ شمال کے بادشاہ کی کہانی، جس کی نمائندگی اشور اور بابل کرتے ہیں، کی علامت دریا ہیں، کیونکہ یہ کہانی بہت سے پانیوں کی آواز سے بیان کی جاتی ہے۔

دو دریاؤں کے درمیان کی زمین کو میسوپوٹیمیا کہا جاتا ہے، جس کا مطلب ہے 'دو دریاؤں کے درمیان کی زمین'۔ یہ دونوں دریا اُس شمالی قوت کی نمائندگی کرتے ہیں جسے خدا اپنے مرتد لوگوں کو اسیری میں بکھیر کر تادیب دینے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ 'کئی پانیوں کی آواز' کی ضمنی نندیوں میں سے ایک 'پدان آرام' کے نام میں پائی جاتی ہے، جس کا ذکر صحائف میں صرف دس بار آیا ہے۔ اس کا پہلا ذکر عہد کے ساتھ وابستہ ہے، کیونکہ یہ اسحاق کی بیوی ربقہ کی نسبی جڑوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ آیت کہتی ہے:

اور اسحاق کی عمر چالیس برس کی تھی جب اس نے فدان آرام کے بتوئیل آرامی کی بیٹی ربقہ سے بیاہ کیا، جو آرامی لابان کی بہن تھی۔

موسیٰ کے تین گواہوں کی بنیاد پر یہ دکھایا گیا ہے کہ چالیس برس کا اختتام قادش، 1863 اور اتوار کے قانون تک لے جاتا ہے۔ اسحاق کی شادی ایک عہدی شادی ہے جو مسیح کی اُس شادی کی نمائندگی کرتی ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کے ساتھ اتوار کے قانون پر ہوگی، جو 1863 ہے، جو قادش ہے، جو چالیس سالہ عہدی تاریخ کا انجام ہے۔ ربقہ ایک شامی کی بیٹی اور لابان، جو شامی تھا، کی بہن تھی، (جس نے عہدی تاریخ کی اگلی نسل میں اسحاق کے بیٹے یعقوب کے ساتھ عہد توڑ دیا)۔

بتوئیل کا مطلب ہے 'ویرانی کا گھر یا ویران کرنے والے کا گھر'، اس لیے ربقہ 'ویران کرنے والے کے گھر' کی بیٹی تھی۔ شام کا مطلب اونچا علاقہ اور سطح مرتفع ہے، اور پدان ارم کا مطلب بین النہرین، یعنی درمیان کی سرزمین ہے۔ ربقہ ان شامیوں کی نسل سے تھی جو بین النہرین سے آئے تھے—وہ بلند زمین جو 'اشور کے دجلہ' اور 'بابل کے فرات' کے درمیان ہے—جو ان شامیوں کی نمائندگی کرتے ہیں جنہیں خداوند نے اپنی مرتد بھیڑوں کو منتشر کرنے کے لیے استعمال کیا۔ ویران کرنے والوں کا گھر اسحاق اور ربقہ کی شادی میں خدا کے گھر کے ساتھ مل گیا۔ یہ کوئی اتفاق نہیں کہ پدان ارم کے پہلے ذکر میں وہ دو دریا بھی سامنے آتے ہیں جو شمال کے نبوتی بادشاہ کی نمائندگی کرتے ہیں، جسے اُمڈتے ہوئے سیلاب کے طور پر بیان کیا گیا ہے؛ اور یہ پہلا ذکر پیدائش 25:20 میں ہے۔

خدا کے عہد کی قوم کے ساتھ گھر ویرانی کا تعلق اُس وقت جاری رہتا ہے جب یعقوب عیسو سے بھاگ کر اپنے ماموں لابان کے ہاں پہنچتا ہے، اور وہاں عہد کی اگلی شادی کو یقینی بنانے کے لیے دو ادوار، ہر

ایک 2520 دن پر مشتمل، خدمت انجام دیتا ہے۔ ایک شادی کا انجام اسرائیل کی شمالی بادشاہت کے بکھر جانے پر ہوا اور دوسری شادی کا انجام جنوبی بادشاہت کے بکھر جانے پر۔ جب ان دونوں بادشاہتوں کے بکھراؤ کے اپنے اپنے ادوار بالترتیب 1798 اور 1844 میں ختم ہوئے، تو وہ شادی پوری ہو گئی جسے انجام دینے کے لیے یعقوب نے 2520 دن کے دو ادوار تک محنت کی تھی، کیونکہ 22 اکتوبر 1844 کو دولہا شادی کے لیے آ گیا۔

کیا پھر مسیح نے لیا سے شادی کی، جس کے معنی 'نڈھال اور تھکی ہوئی' ہیں، یا اس نے راحیل سے شادی کی، جس کے معنی 'ایک اچھی مسافر' ہیں؟ لیا اور راحیل سفر کرنے والی کنواریوں کی دو قسموں کی نمائندگی کرتی ہیں: ایک کنواری جو 'تھک جاتی ہے' اور ایک کنواری جو 'خوب سفر کرتی ہے'، جب وہ 22 اکتوبر 1844 کو یعقوب سے شادی کرنے کی راہ پر ہوتی ہیں۔

"راستے کے آغاز میں اُن کے پیچھے ایک درخشاں نور قائم کیا گیا تھا، جس کے بارے میں ایک فرشتے نے مجھے بتایا کہ یہ 'نصف شب کی پکار' ہے۔ یہ نور تمام راستے پر چمکتا رہا اور اُن کے قدموں کے لیے روشنی دیتا رہا، تاکہ وہ ٹھوکر نہ کھائیں۔"

"اگر وہ اپنی نظریں یسوع پر جمائے رکھتے، جو عین ان کے سامنے تھا اور انہیں شہر کی طرف لے جا رہا تھا، تو وہ محفوظ تھے۔ لیکن جلد ہی کچھ لوگ تھک گئے، اور کہنے لگے کہ شہر بہت دور ہے، اور وہ توقع کرتے تھے کہ وہ اس میں پہلے ہی داخل ہو چکے ہوتے۔ تب یسوع اپنا جلالی دایاں بازو اٹھا کر انہیں حوصلہ دیتا، اور اس کے بازو سے ایک روشنی نکلتی جو ایڈونٹ قافلے پر لہراتی تھی، اور وہ پکار اٹھتے، 'ہللوہ!' بعض نے جلدبازی میں اپنے پیچھے کی روشنی کا انکار کر دیا، اور کہا کہ یہ خدا نہیں تھا جس نے انہیں اتنی دور تک لے آیا تھا۔ پھر ان کے پیچھے کی روشنی بجھ گئی، ان کے قدم گھپ تاریکی میں رہ گئے، اور وہ ٹھوکر کھا گئے اور نشان اور یسوع کو نظر سے کھو بیٹھے، اور راستے سے پھسل کر نیچے تاریک اور شریر دنیا میں جا گرے۔" ابتدائی تحریریں، 15۔

1844 میں فلاڈیلفیائی میلراٹ تحریک شادی کے مرحلے میں داخل ہو گئی۔ 22 اکتوبر 1844 کی شادی نے عبادت گزاروں کی دو جماعتوں کو الگ کر دیا، جن کی نمائندگی راحیل اور لیا کرتی تھیں۔ راحیل اُس جماعت کی نمائندگی کرتی تھی جس نے 22 اکتوبر 1844 کی شادی تک کے راستے پر کامیابی سے سفر کیا، مگر لیا کی جماعت تھک گئی تھی۔ پھر انہیں جدا کر دیا گیا اور تیسرے فرشتے کا آزمائشی عمل وہیں سے شروع ہوا جہاں ادھی رات کی پکار کے آزمائشی عمل کا اختتام ہوا تھا۔

شادی شروع ہو چکی تھی اور اس کے بعد اسے مکمل کیا جانا اور آزما یا جانا تھا۔ شادی 1846 میں مکمل ہو گئی، اور تیسرے فرشتے کے امتحان کا عمل شروع ہوا۔ 1849 اور 1850 میں خداوند اپنی بقیہ قوم کو جمع کرنے کے لیے دوسری بار اپنا ہاتھ بڑھا رہا تھا۔ پھر حقوق کی دوسری تختی، احکام کی دوسری تختیوں کی تمثیل کے مطابق، تاریخ میں جگہ پا گئی۔ جب موسیٰ نے پہلی تختیاں توڑ دیں تو دوسری تختیاں پیش کی گئیں۔ 1850 کا چارٹ 1843 والے کی جگہ لے آیا، اور 1850 میں، خدا کے نئے عہد کی دلہن کے طور پر قدیم اسرائیل کی آزمائش قاسد اور 1863 کی طرف جاری رہی۔

سن 1856 میں، بیرم ایڈسن کے قلم سے ان دو دریاؤں کا مزید پانی بہہ کر آیا۔ 'سات زمانے' پر جو روشنی ایڈسن کے قلم سے آئی، وہ اسی روشنی کی نمائندہ تھی جو ان دو دریاؤں کے ذریعے ظاہر کی گئی تھی، جنہوں نے باغ عدن میں اپنی نبوی گواہی کا آغاز کیا تھا۔ باغ عدن انسانیت کی خدا کے قانون کے خلاف بغاوت کی علامت ہے، اور یہی وہ جگہ ہے جہاں اولائی اور حدقل کے دریاؤں کے پانی اپنے سفر کا آغاز کرتے ہیں۔ وہ عہد کی تاریخ میں سفر کرتے ہیں، کیونکہ وہی باغ، جو بغاوت کی علامت ہے، وہ جگہ بھی ہے جہاں ایک برہ ذبح کیا گیا تاکہ آدم اور حوا کے بدنوں پر موجود انجیر کے پتوں کے بدلے لباس فراہم کیا جائے۔ عہد کی تاریخ آدم اور خدا کے درمیان زندگی کے عہد سے شروع ہوتی ہے۔ وہ عہد، جس کی علامت درخت حیات تھا، آدم اور حوا کی طرف سے ٹوٹا، اور اسی ٹوٹے ہوئے عہد نے ایک نئے عہد

حیات کا آغاز کیا، جب دنیا کی بنیاد سے ذبح کیا ہوا برہ اس ننگے اور کھوئے ہوئے جوڑے کے لیے لباس فراہم کیا۔ وہ دو دریا جو اس باغ سے بہتے ہیں، بالآخر ان طاقتوں کی علامت بن جاتے ہیں جنہیں خدا اپنی تادیب کی چھڑی کے طور پر استعمال کرتا ہے۔

اے اشوری، تو میرے غضب کی چھڑی ہے، اور اُن کے ہاتھ میں جو عصا ہے وہ میری ناراضی ہے۔ میں اسے ایک ریاکار قوم کے خلاف بھیجوں گا، اور جن لوگوں پر میرا قہر ہے اُن کے خلاف اسے حکم دوں گا، تاکہ وہ مال غنیمت لے، اور شکار پکڑے، اور انہیں گلیوں کے کیچڑ کی مانند روند ڈالے۔ اشعیا 10:5، 6۔

وہ دونوں دریا عدن سے نکل کر رفقہ کی نسل اور اُس کی اسحاق سے عہد کی شادی تک پہنچے، اور پھر آگے یعقوب تک؛ جہاں اُن دونوں دریاؤں کے پانی کو سات سات زمانوں کے دو الگ الگ ادوار کی صورت میں دکھایا گیا ہے۔ پھر یہی دونوں دریا کتاب دانی ایل کے آخری چھ ابواب میں بہتے ہیں، جن میں ہر دریا تین ابواب کی نمائندگی کرتا ہے۔ ایک دریا علم میں اُس اضافے کی نمائندگی کرتا ہے جس کی مہر باب سات، آٹھ اور نو میں کھولی گئی، اور دوسرا دریا علم میں اُس اضافے کی نمائندگی کرتا ہے جس کی مہر باب دس، گیارہ اور بارہ میں کھولی گئی۔

باب سات، آٹھ اور نو کو نہر اُلائی کی رویا کے طور پر پیش کیا گیا ہے، اور مسیح کو اسی طرح باب دس، گیارہ اور بارہ میں پیش کیا گیا ہے۔ دونوں دریائی رویاؤں میں—جو تین تین ابواب میں بیان ہوئی ہیں—مسیح کو پانی پر کھڑا دکھایا گیا ہے۔

اور یوں ہوا کہ جب میں، بلکہ میں دانی ایل، نے رؤیا دیکھی اور اس کے معنی معلوم کرنے کی کوشش کی، تو دیکھو، میرے سامنے ایک ایسا کھڑا تھا جس کی صورت آدمی کی سی تھی۔ اور میں نے اولای کے کناروں کے درمیان سے ایک آدمی کی آواز سنی جو پکار کر کہتی تھی، جبرائیل، اس شخص کو رؤیا کی سمجھ دے۔ دانی ایل 8:15، 16۔

باب دس میں مسیح کی رؤیا مکاشفہ کے پہلے باب میں یوحنا کی دیکھی ہوئی رؤیا کے مانند ہے، اور دانی ایل کی کتاب کے باب آٹھ کی رؤیا میں پلمونی پانیوں پر ہے، جیسے وہ باب بارہ میں تھا، جہاں وہ کٹانی لباس پہنے ہوئے تھا۔

جبرائیل کی آمد کے وقت، نبی دانیال مزید ہدایت حاصل نہ کر سکا؛ لیکن چند برس بعد، اُن موضوعات کے بارے میں، جو ابھی تک پوری طرح واضح نہ ہوئے تھے، مزید جاننے کی خواہش رکھتے ہوئے، اس نے پھر خدا سے نور اور حکمت طلب کرنے کا عزم کیا۔ 'ان دنوں میں، میں دانیال، تین پورے ہفتے ماتم کرتا رہا۔ میں نے لذیذ غذا نہ کھائی، نہ گوشت اور نہ شراب میرے منہ میں گئی، اور نہ میں نے اپنے آپ پر بالکل بھی تیل ملا... پھر میں نے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور دیکھا، کہ ایک شخص کتان کے لباس میں ملبوس تھا جس کی کمر اوفاز کے خالص سونے سے بندھی ہوئی تھی۔ اس کا بدن بھی زبرجد کی مانند تھا، اور اس کا چہرہ بجلی کی مانند، اور اس کی آنکھیں آگ کے چراغوں کی مانند، اور اس کے بازو اور اس کے پاؤں صیقل دیے ہوئے پیتل کی مانند، اور اس کے کلام کی آواز بجوم کی آواز کی مانند تھی!'

"دانی ایل پر ظاہر ہونے والی شخصیت خدا کے بیٹے سے کم نہ تھی؛ بلکہ خود خدا کے بیٹے ہی ظاہر ہوئے۔ یہ بیان اُس بیان سے مشابہ ہے جو یوحنا نے اُس وقت دیا جب مسیح اُس پر جزیرہ پطمس میں ظاہر ہوئے۔ اب ہمارے خداوند ایک اور آسمانی فرشتہ کے ساتھ آتے ہیں تاکہ دانی ایل کو یہ سکھائیں کہ آخری دنوں میں کیا وقوع پذیر ہوگا۔ یہ علم دانی ایل کو دیا گیا اور الہام کے ذریعے ہمارے لیے قلم بند کیا گیا، ہم جن پر دنیا کی انتہائیں آپہنچی ہیں۔" ریویو اینڈ بیرالڈ، 8 فروری، 1881ء۔

حدیقل کی رویا میں، باب دس میں، مسیح پانی پر ہیں اور کتان کے لباس میں ملبوس ہیں، اور اولائی کی رویا میں بھی وہ پانی پر ہیں۔ مکاشفہ باب ایک کی رویا، اولائی اور حدیقل کی رویاؤں میں پیش کردہ رویا کے ساتھ ہم آہنگ ہے، جہاں سسٹر وائٹ یہ قرار دیتی ہیں کہ یہ "خدا کے بیٹے سے کم کوئی ہستی نہیں"۔ جب وہ مکاشفہ باب دس کے فرشتے کی شناخت کرتی ہیں تو وہ بیان کرتی ہیں کہ وہ فرشتہ "یسوع مسیح سے کم کوئی ہستی نہیں تھا"۔ مکاشفہ باب دس میں فرشتہ اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے اور اس کی قسم کھاتا ہے جو ابدالآباد تک زندہ ہے، اور یہ باب بارہ میں مسیح کی رویا سے مربوط ہے جس میں وہ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں اور اس کی قسم کھاتے ہیں جو ابدالآباد تک زندہ ہے۔ مکاشفہ باب دس میں وہ پانی اور خشکی دونوں پر کھڑے ہیں۔

دریا کے "کناروں کے درمیان" جو کچھ ہوتا ہے وہ پانی ہے، اور دانی ایل نے "کناروں کے درمیان ایک آدمی کی آواز" سنی، لہذا آواز پانی کے اوپر موجود آدمی کی طرف سے آئی، اور وہ آواز اولای دریا کے پانیوں کی آواز تھی۔

اور پہلے مہینے کی چوبیسویں تاریخ کو، جب میں بڑے دریا یعنی حدیقل کے کنارے تھا، تب میں نے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور دیکھا، اور دیکھو

کتان کے لباس میں ملبوس ایک شخص، جس کی کمر اوفاز کے خالص سونے سے بندھی ہوئی تھی۔ اُس کا بدن بھی زبرجد کی مانند تھا، اور اُس کا چہرہ بجلی کی مانند تھا، اور اُس کی آنکھیں آگ کے مشعلوں کی مانند تھیں، اور اُس کے بازو اور پاؤں رنگت میں صیقلی پیتل کی مانند تھے، اور اُس کے کلام کی آواز بہت سے لوگوں کی آواز کی مانند تھی۔ ...

لیکن تو، اے دانی ایل، کلام کو بند کر دے اور کتاب پر مہر لگا دے، آخر زمانہ تک؛ بہتیرے ادھر ادھر دوڑیں گے اور علم میں اضافہ ہوگا۔ پھر میں، دانی ایل، نے دیکھا، اور دیکھو، دو اور کھڑے تھے: ایک دریا کے کنارے اس طرف اور دوسرا دریا کے کنارے اس طرف۔ اور ایک نے اس مرد سے، جو کتان کا لباس پہنے ہوئے تھا اور دریا کے پانیوں کے اوپر تھا، کہا: ان عجائبات کے انجام تک کتنی مدت ہوگی؟ اور میں نے اس مرد کو سنا جو کتان کا لباس پہنے ہوئے تھا اور دریا کے پانیوں کے اوپر تھا، جب اُس نے اپنا دہنا اور بایاں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا اور اُس کی قسم کھائی جو ابد تک زندہ ہے کہ یہ ایک مدت، دو مدتیں اور آدھی مدت تک ہوگا؛ اور جب وہ مقدس قوم کی قوت کو پراگندہ کر چکے گا تو یہ سب باتیں انجام کو پہنچ جائیں گی۔

اور میں نے سنا، مگر سمجھا نہیں؛ تب میں نے کہا، اے میرے خداوند، ان باتوں کا انجام کیا ہوگا؟ اور اُس نے کہا، دانی ایل، تو اپنے راستے چلا جا؛ کیونکہ یہ باتیں وقتِ آخر تک بند اور مہر بند ہیں۔ بہت سے پاک کیے جائیں گے، صاف کیے جائیں گے، اور آزمائے جائیں گے؛ لیکن شریر بدی ہی کریں گے؛ اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا؛ لیکن دانشمند سمجھیں گے۔ دانی ایل 4:10-6؛ 4:12-10۔

جیسے سسٹر وائٹ اُن کی نشاندہی کرتی ہیں، سینعار کے عظیم دریا دونوں ایک ایسے رویا سے وابستہ ہیں جس میں مسیح پانیوں پر کھڑے ہو کر کلام کر رہے ہیں، کیونکہ اُن کی آواز بہت سے پانیوں کی آواز کی مانند ہے۔ دونوں رویاؤں میں "کب تک" کا سوال کیا جاتا ہے۔ دونوں دریاؤں کی نمائندگی دانی ایل کے آٹھویں باب کے 'سوال و جواب' میں بھی ملتی ہے، جو ایڈونٹسٹ عقیدے کا مرکزی ستون اور بنیاد ہے۔ وہاں، دونوں دریا "سات وقتوں" کی علامت ہیں، جو مقدس اور لشکر، دونوں کی پراگندگی اور پامالی سے متعلق ہیں۔ یہ دونوں دریا خدا کی تادیب کی چھڑی کے طور پر اپنا کردار ادا کرتے ہیں، اور پھر پہلے فرشتے کے پیغام کی ملرائٹ تاریخ میں جا ملتے ہیں، جہاں ولیم ملرنے اپنا پہلا نبوی نگینہ دریافت کیا، یعنی لاویوں باب چھبیس میں "سات وقتوں" کی لکیر۔ یہ دونوں دریا 2520 برسوں کی دو پراگندگیوں کی نمائندگی کرتے ہیں، جو اشور اور بابل کے دو شیروں کے ذریعے پوری ہوئیں، جن کی نمائندگی دجلہ اور فرات کرتے ہیں، اور یقیناً لیبہ اور راحیل کے ذریعے بھی، جو ربقہ کی بہتجیاں تھیں؛

اور ربقہ کی عہدی شادی اس وقت ہوئی جب اسحاق کی عمر چالیس برس کی تھی، جیسا کہ پیدائش 2520 میں درج ہے۔

یگدن گارپ کی "ے نامز تاس" فالخ کے یہاش داب یبونج کی ہادوہی فرصے ن رلم تاس" ،نیم 1856۔ یئوہ یروپ ہتاس کے توبن ہلاس 2300 نیم 1844 وچ، یک شیپ متخ نیم 1798 رپ یہاش داب یلامش وک یگدن گارپ یساےن "ےئم یئن" کی "ے نامز روط کے تفایرد ی توبن یلہپ کی رلم میلو۔ ایکی نعت تم رپ روط کے یلاوےن وہ رپ روط کے افلا ہدیقع نیم خیرات کی ےت شرف ےلہپ یناپ اک تارف ےئایرد، رپ یالوا ےئایرد۔ اوہ دراواک افلا کی رلم۔ ای آہتاس کے ےت شرف ےرست یناپ مرئاہ روا، اہت اترک یالوا ےئایرد یگدن ئامن کی نچ ےہت "ے نامز تاس" ہوتفایرد لقی دج ےئایرد یگدن ئامن کی نچ ےہت "ے نامز تاس" ہوتفایرد اگیموایکی نسڈی اہت اترک۔

2520 ایک ایسی مدت کی نمائندگی کرتا ہے جو ہر بادشاہت کے لیے یکساں ہے، مگر اس کا آغاز اور اختتام آپس میں چھیالیس سال کے فاصلے پر واقع ہوتے ہیں۔ 1798 اختتام زمانہ اور مکاشفہ چودہ کے پہلے فرشتے کی آمد کی نشان دہی کرتا ہے۔ 1798، آشور کے شیر کے ذریعے شمالی بادشاہت پر لائی گئی پراگندگی کے 2520 برسوں کی تکمیل ہے۔ 1844 جنوبی بادشاہت پر آنے والے "سات زمانوں" کی تکمیل ہے اور اس کی نمائندگی بابل کے شیر سے ہوتی ہے۔ دو دریا پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات کی تاریخ کے لیے حد آغاز و اختتام کا کام دیتے ہیں، جو 22 اکتوبر 1844 کو تیسرے فرشتے کے آنے پر اختتام پذیر ہوئی، جب ضدمثالی یوم کفارہ پر ساتواں نرسنگا اور یوبیل کا نرسنگا دونوں بجائے گئے۔

پھر تو ساتویں مہینے کے دسویں دن یوبیل کے نرسنگے کو بجوائے گا؛ کفارے کے دن تم اپنے سارے ملک میں نرسنگا بجواؤ گے۔ لاویوں 25:9

ساتویں نرسنگے کا بجنا مسیح کے اُس کام کی علامت ہے جس میں انہوں نے اپنی الوہیت کو انسانیت کے ساتھ متحد کیا، اور جس کی نمائندگی نہر اولای کی روپا کے ۲۳۰۰ برس سے ہوتی ہے، اور یوبیل کے نرسنگے کا بجنا اُس زمین کے عہد کی علامت ہے جو ٹوٹ گیا تھا اور جس کے ٹوٹنے کے نتائج خدا کے لوگوں پر آ پڑے، جسے دانی ایل نے موسیٰ کی لعنت اور قسم کہا، اور جسے موسیٰ نے "خدا کے عہد کا جھگڑا" کہا۔

ہاں، تمام اسرائیل نے تیری شریعت سے تجاوز کیا ہے، بلکہ منحرف ہو گئے تاکہ تیری آواز نہ مانیں؛ اس لیے وہ لعنت ہم پر اُنڈیلی گئی ہے، اور وہ قسم بھی جو خدا کے بندے موسیٰ کی شریعت میں لکھی ہوئی ہے، کیونکہ ہم نے اُس کے خلاف گناہ کیا ہے۔ دانی ایل 9:11۔

'لعنت' اور 'قسم' جن کا ذکر 'شریعتِ موسیٰ' میں ہے، اُن سے مراد احبار باب چھبیس کے 'سات گنا' ہیں۔ جو لفظ 'قسم' کے طور پر ترجمہ ہوا ہے، وہی عبرانی لفظ ہے جسے احبار میں 'سات گنا' کے طور پر ترجمہ کیا گیا ہے۔ باب پچیس میں عہد کی قسم توڑنے پر جو لعنت بیان کی گئی ہے، وہ باب چھبیس میں پیش کی گئی ہے، جہاں موسیٰ اس لعنت کو 'عہد کا جھگڑا' قرار دیتے ہیں۔

تب میں بھی تمہارے برخلاف چلوں گا، اور تمہارے گناہوں کے سبب تمہیں سات گنا زیادہ سزا دوں گا۔ اور میں تم پر تلوار لاؤں گا جو میرے عہد کے جھگڑے کا بدلہ لے گی؛ اور جب تم اپنے شہروں کے اندر جمع ہو جاؤ گے تو میں تمہارے درمیان وبا بھیجوں گا؛ اور تم دشمن کے ہاتھ میں سپرد کر دیے جاؤ گے۔ احبار 24:26، 25۔

خداوند نے ۷۲۳ قبل مسیح میں شمالی مملکت پر آشور کے شیر کی تلوار لائی تاکہ انہیں "سزا" دے، یعنی انہیں "دشمن کے ہاتھ" سپرد کر دے۔ چھیالیس سال بعد، ۶۷۷ قبل مسیح میں، جنوبی مملکت پر

موسیٰ کی لعنت وارد ہوئی۔ موسیٰ کی لعنت، عہد کا جھگڑا ہے۔ چھیالیس برس تک خدا نے بین النہرین کے شیروں کو اس لیے استعمال کیا کہ وہ لشکر کو اکھاڑ پھینکیں اور پامال کریں۔ اس چھیالیس سالہ مدت کے اختتام پر بخت نصر نے بیکل کو تباہ کر دیا۔ دانی ایل باب اٹھ کی آیت تیرہ میں جس "لشکر" کے بارے میں سوال کیا گیا تھا، اس لشکر کو اس کے دشمنوں نے چھیالیس برس تک غلام بنا رکھا، اور اس کا انجام بیکل کی تباہی پر ہوا، جو آیت تیرہ میں پامال کیے جانے والا دوسرا موضوع تھا۔ جب وہ دریا بالترتیب ۱۷۹۸ اور ۱۸۴۴ تک پہنچے، تو ایک لشکر ایک بیکل کے طور پر جمع ہو چکا تھا، کیونکہ لشکر ایک بدن ہے، اور بدن ایک بیکل ہے۔ اس مدت کے اختتام پر وہ بیکل جو چھیالیس برس میں کھڑی کی گئی تھی، الوہیت اور انسانیت کی شادی میں آسمانی بیکل کے ساتھ ملنے والی تھی۔ شادی دو بیکلوں کے درمیان ہوتی ہے، اور جسے خدا جوڑتا ہے اسے جدا نہیں ہونا چاہیے۔

دجلہ کا پانی 1798 تک پہنچا اور فرات کا پانی 1844 تک پہنچا۔ تیسرے فرشتہ کے آنے سے ٹھیک پہلے دوسرا فرشتہ آپہنچا، اور اس کے بعد نیو ہیمپشائر کے ایگزیکٹو میں 12 سے 17 اگست 1844 کی کیمپ میٹنگ میں آدھی رات کی پکار کا پیغام انڈیلا گیا۔ ایگزیکٹو کے معنی "آبی قلعہ" ہیں، اور اس کیمپ میٹنگ میں ایک جعلی اجلاس ایک الگ خیمے میں منعقد کیا گیا جو واٹرٹاؤن، میساچوسٹس کے ایک گروہ نے لگایا تھا۔ سسٹر وائٹ کے مطابق عدن سے نکلنے والے پانی امریکہ کی مشرقی ساحلی پٹی پر "مد و جزر کی ایک بڑی لہر" کی صورت پھیلنے ہی والے تھے۔ وہ زلزلہ جس نے اس لہر کو جنم دیا باغ عدن میں اس وقت آیا جب شیطان نے انسانیت کو مغلوب کر لیا، اور عدن میں ایک زلزلیاتی بیجان برپا ہوا جس کی لہریں ملیرائٹ تاریخ کی آدھی رات کی پکار تک پہنچیں۔ وہی مد و جزر کی لہر ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ میں آدھی رات کی پکار تک آمد آتی ہے، اور آدم کے گناہ کے زلزلے سے شروع ہونے والی لہر مکاشفہ باب گیارہ کے اتوار کے قانون کے زلزلے تک جا پہنچتی ہے۔

مسیح کی آواز بہت سے پانیوں کی سی آواز ہے، اور یہ پانی مل کر آخری بارش کا پیغام بنتے ہیں۔ باب سات کی تیسری آیت میں اشعیا اور اس کا بیٹا شیعار یاشوب بالائی نہر کے تالاب پر کھڑے ہیں، اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے وقت میں آخری بارش کا پیغام پیش کر رہے ہیں۔ وہاں احمق اور شریر بادشاہ آحاز پر اشعیا کا اعلان یہ ہے کہ خداوند آحاز پر اشور کے پانی، یعنی بادشاہ سنحاریب، بھیجے گا، اور اس کا پانی گردن تک چڑھ آئے گا۔

اور خداوند نے مجھ سے پھر فرمایا: چونکہ اس قوم نے شیلوح کے آہستہ بہنے والے پانیوں کو رد کیا ہے اور رضین اور رملیہ کے بیٹے میں خوشی مناتی ہے؛ اس لیے اب دیکھو، خداوند ان پر دریا کے زور آور اور کثیر پانی چڑھا دے گا، یعنی اشور کا بادشاہ اور اس کی ساری شان و شوکت؛ اور وہ اپنی سب شاخوں پر چڑھ آئے گا اور اپنے سب کناروں سے باہر نکل جائے گا؛ اور وہ یہوداہ کے اندر سے گزرے گا؛ وہ طغیانی کرے گا اور آگے بڑھے گا، یہاں تک کہ گردن تک پہنچ جائے گا؛ اور اس کے پروں کا پھیلاؤ، اے عمانوایل، تیرے ملک کی چوڑائی کو بھر دے گا۔ اشعیاہ 8:5-8۔

آحاز نے ان پانیوں کو رد کر دیا جو خداوند کی طرف سے 'بھیجے' گئے تھے، اس لیے خداوند نے آحاز پر اشور کے پانی 'بھیجے' دیے۔ آحاز نے "خوشی منائی" "رضین اور رملیہ کے بیٹے" کے گٹھ جوڑ میں۔ آحاز "خوش ہوتا ہے" ایک جعلی آخری بارش کے پیغام میں جس کی نمائندگی رضین اور رملیہ کا بیٹا کرتا ہے۔

رضین اور رملیہ کا بیٹا، یعنی فقح، جو شمالی بادشاہت کا بادشاہ تھا، اشعیاہ اور اُس کے بیٹے کی ایک جعلی نظیر کی نمائندگی کرتے ہیں۔ نادان اور شریر بادشاہ آحاز اسرائیل کے دس شمالی قبائل اور ارام کے ذریعے ظاہر کیے گئے اتحاد پر "خوش" ہوتا ہے، جو اتوار کے قانون کے وقت کلیسیا اور ریاست کے ناجائز تعلق کی علامت ہے۔ آحاز خوشی مناتا ہے، کیونکہ شرم اور خوشی دو متضاد جذبات ہیں جنہیں الہام میں ان لوگوں سے خطاب کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو آخری بارش کی بحث میں نمایاں کیے گئے ہیں۔ جب یرمیاہ نے چھوٹی کتاب کھائی تو وہ اُس کے دل کی خوشی اور شادمانی بنی، اور یوایل ہمیں بتاتا

ہے کہ خدا کے لوگ کبھی شرمندہ نہ ہوں گے۔ آحاز، ایک لاودکیائی ہونے کے ناتے، اندھا ہے؛ اس لیے وہ جھوٹے آبی پیغام پر خوشیاں منا رہا ہے اور اشعیاء کے سچے آبی پیغام کو رد کر رہا ہے۔ اسے شرم آنی چاہیے کہ وہ جعلی آخری بارش کے اُس پیغام پر بھروسا کر رہا ہے جس کی نمائندگی شمال کے بادشاہ کے سیلاب سے ہوتی ہے، مگر اس نے شیلوح کے پیغام کو رد کر دیا ہے۔

اشعیاء باب آٹھ میں شیلوح کا پیغام آخری بارش کا پیغام ہے۔ شیلوح کے حوض کی عہدِ جدید میں سیلوم کے حوض کے طور پر نشاندہی کی گئی ہے۔ عبرانی یا یونانی میں اس کے معنی "بھیجا ہوا" ہیں۔ مسیح کا چلے جانا ضروری تھا تاکہ وہ روح القدس کو "بھیج" سکے۔ اشعیاء اور آحاز شیلوح کے حوض پر ہیں، اور آزمائش اس بات پر ہے کہ ایمان شیلوح کے حوض پر ہو جس کی نمائندگی اشعیاء اور اس کا بیٹا کرتے ہیں، یا رصین اور رملیاء کے بیٹے پر؟ آحاز دو پانیوں کے درمیان انتخاب کر رہا ہے: شیلوح کے پانی یا بادشاہ اشور کے پانی۔ آحاز نے اس اتحاد اور پیغام میں خوشی منائی جو رصین اور رملیاء کے بیٹے کی طرف سے پیش کیا گیا تھا، لہذا اسے اس نرم بہنے والے پانی کے بجائے ویرانی کا سیلاب ملا جو اس کے فیصلے کے وقت ملتا۔ اس کا فیصلہ اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتا ہے، جب شمال کا بادشاہ سیلاب کی طرح تمام دنیا پر امداد آتا ہے۔ یہ اتوار کے قانون سے آگے بھی اسی طرح ہوتا ہے، جب آدھی رات کی پکار کا سیلاب بھی دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہوتا ہے۔

آحاز دس شمالی قبائل اور شام کے اتحاد پر خوش ہوتا ہے، اور چنانچہ وہ اس پیغام پر بھی مسرور ہوتا ہے جو کلیسیا اور ریاست کو یکجا کرتا ہے، جیسا کہ خدا کے کلام میں پائے جانے والے ہر ناجائز اتحاد سے ظاہر ہوتا ہے۔ اشعیاء فلاڈیلفیائی اور آحاز لاودکیائی کی نمائندگی کرتا ہے۔ مسیح اشعیاء کی گواہی کو اپنی گواہی کے ساتھ جوڑتا ہے جب وہ سلوم کے تالاب پر ایک لاودکیائی اندھے آدمی کو شفا دیتا ہے۔

اور جب یسوع وہاں سے گزر رہا تھا تو اُس نے ایک آدمی کو دیکھا جو پیدائش ہی سے اندھا تھا۔ اور اُس کے شاگردوں نے اُس سے پوچھا، اے استاد، کس نے گناہ کیا، اس آدمی نے یا اس کے ماں باپ نے، کہ یہ اندھا پیدا ہوا؟

یسوع نے جواب دیا، نہ اس آدمی نے گناہ کیا ہے، نہ اس کے والدین نے؛ بلکہ اس لیے کہ خدا کے کام اس میں ظاہر ہوں۔ جب تک دن ہے، مجھے اُس کے کام کرنا لازم ہے جس نے مجھے بھیجا؛ رات آتی ہے، جب کوئی آدمی کام نہیں کر سکتا۔ جب تک میں دنیا میں ہوں، میں دنیا کا نور ہوں۔ یہ کہہ کر اُس نے زمین پر تھوکا، اور تھوک سے مٹی گوندھی، اور اُس مٹی سے اُس اندھے کی آنکھوں پر لپپ کیا، اور اُس سے کہا، جا، سیلوم کے حوض میں جا کر دھولے (جس کا ترجمہ ہے: بھیجا ہوا)۔ پس وہ گیا اور دھویا، اور دیکھتا ہوا واپس آیا۔

پس پڑوسیوں نے اور جنہوں نے پہلے اسے اندھا دیکھا تھا، کہا، کیا یہ وہی نہیں جو بیٹھ کر بھیک مانگتا تھا؟ کچھ نے کہا، یہی وہ ہے؛ دوسروں نے کہا، یہ اس جیسا ہے؛ مگر اُس نے کہا، میں ہی ہوں۔ تب انہوں نے اس سے کہا، تیری آنکھیں کیسے کھل گئیں؟

اس نے جواب دیا اور کہا، ایک شخص جس کا نام یسوع ہے، اس نے کیچڑ بنایا اور میری آنکھوں پر لگایا، اور مجھ سے کہا، سلوم کے حوض میں جا کر دھولے۔ چنانچہ میں گیا اور دھو آیا، اور مجھے بینائی مل گئی۔ یوحنا 9:1-11.

اندھا آدمی اور نادان و شریر بادشاہ آحاز اس بات میں آزمائے جاتے ہیں کہ وہ اپنا اعتماد سلوم کے حوض پر رکھیں یا اشور کے سیلاب پر۔ اندھا آدمی جانتا ہے کہ وہ اندھا ہے، لیکن آحاز مال و دولت میں بڑھا ہوا ہے اور کسی چیز کا محتاج نہیں۔ آحاز آخری بارش کے حوض پر نادان کنواری ہے، اور اندھا آدمی ایک عقلمند کنواری۔ وہ پانی جو "بھیجا ہوا" ہے، یا وہ پانی جو اشور کی طرف سے بھیجا گیا ہے، یہی آزمائش ہے۔

حوض وہ جگہ ہے جہاں پانی اکٹھا ہوتا ہے، اور نبوی معنوں میں حوض وہ مقام ہے جہاں مختلف ندیاں، دریا، نالے، سمندر، اوقیانوس، جھیلیں، بارش اور اوس—یعنی وہ تمام "پانی" جو مسیح کی آواز کی نمائندگی کرتے ہیں—جمع ہوتے ہیں۔ بارش اخیر کا حوض اُس پانی سے بنتا ہے جو بالائی حوض سے بہتا ہے۔ حوض آزمائش کے سیاق میں بارش اخیر کے پیغام کی نمائندگی کرتا ہے۔ آواز نے اُن پانیوں کو رد کر دیا جو آپستگی سے بہتے ہیں، لیکن اندھے آدمی نے حوض سے متعلق پیغام کی اطاعت کی۔ یسوع نے اپنی الوہیت میں سے کچھ—جیسے "تھوک" کے طور پر ظاہر کیا گیا—لیا اور اسے مٹی کے ساتھ ملا دیا، جو الوہیت اور انسانیت کے اُس امتزاج کی نمائندگی کرتا ہے جو مسیح قدس الاقداس میں انجام دیتا ہے۔

مسیح نے زمین پر تھوکا اور اپنے تھوک کو ملا کر گارا بنایا۔ انہوں نے الوہیت اور انسانیت کے امتزاج کے پیغام سے اندھے آدمی کی آنکھوں کو مسح کیا۔ جو پیغام الوہیت اور انسانیت کے امتزاج سے ظاہر ہوتا ہے، وہ 1888 کا پیغام ہے، اور اس کا مقصد کسی شخص کو لودیکہ کی حالت سے فلاڈیلفیا کی حالت میں بدل دینا ہے۔ لیکن اس پیغام کے لیے انسانی شمولیت درکار ہے۔ انہیں حوض میں جانا اور پھر دھونا ہوگا۔

سب نے گناہ کیا ہے اور خدا کے جلال سے محروم ہیں، لیکن یسوع نے کہا کہ نہ اس اندھے نے گناہ کیا تھا نہ اس کے ماں باپ نے۔ یسوع نے اندھے کی حالت سے الزام کے سوال کو ہٹا دیا، اور اسے ایسے شخص کے طور پر پہچانا جو خداوند کے جلال کے لیے اٹھایا گیا تھا؛ اور بائبل کی نبوت میں وہ نبوتی شخصیت جو اس مقصد کے لیے اٹھائی جاتی ہے کہ "خدا کے کام ظاہر ہوں" وہی علم ہے، جو اُن مردوں اور عورتوں پر مشتمل ہے جو لودیکہ سے فلاڈیلفیہ کی طرف منتقل ہو چکے ہیں۔ وہی علم وہ مقام ہے جہاں خدا کے کام ظاہر ہوتے ہیں، کیونکہ اس کا کام الوہیت کو انسانیت کے ساتھ ملانا تھا (جس کی نمائندگی مٹی کی مرہم کرتی ہے)، اور اس کام کی کامیابی کے ثبوت وہ لوگ ہیں جنہوں نے نہ صرف لودیکہ کا پیغام سنا، بلکہ اس پیغام میں دیے گئے نسخے پر عمل بھی کیا۔ اندھے کے لیے نسخہ یہ تھا کہ جا کر دھولے۔ جب وہ دیکھنے لگا تو اسے خدا کو جلال دینے کی کوشش کرنے کی ضرورت نہ رہی؛ اس کے گرد کے حالات نے یہ کام کر دیا۔

یہ مسیح کی پیش قدمی سے شروع ہوا، اور اس کے بعد مسیح کا کام ہوا۔ آسمانی مقدس میں انسان کے حوالے سے مسیح کا آخری کام یہ ہے کہ وہ انسان کو مردہ، خشک ہڈیوں کی وادی جیسی حالت سے، یا گلیوں میں مردہ پڑے ہونے کی حالت سے، یا چمگادڑ کی طرح اندھا ہونے کی حالت سے بدل دے۔ اس کا آخری کام اپنے لوگوں کو اپنی صورت پر دوبارہ تخلیق کرنا ہے، اور یہی وہ کام ہے جو اس نے اُس وقت کیا جب اس نے آدم کو زمین کی خاک سے بنایا، پھر اس میں زندگی کی سانس پھونکی۔ آخری کام ہی پہلا کام ہے، کیونکہ اس نے پہلے مٹی بنائی اور پھر اُس مٹی کو اپنی روح کی زندگی سے مسح کیا۔ آدم کے ساتھ روح اُس کی سانس تھی، نابینا آدمی کے ساتھ وہ پانی تھا۔ حزقی ایل کی مردہ ہڈیوں کی وادی میں یہ ایک اکٹھا کرنے والا پیغام تھا جس نے جسم کو وجود دیا۔ پھر چار ہواؤں کے پیغام کو جسم پر پھونکا گیا، اور پھر وہ ایک طاقتور لشکر کی مانند کھڑا ہو گیا۔

جب وہ نابینا شخص ابھی نابینا ہی تھا، یسوع نے اسے دیکھا اور پھر اس کے پاس گیا۔ وہ اپنے شاگردوں کی جانب سے اٹھائے گئے ایک سوال کے سیاق میں اس نابینا شخص کے پاس جاتا ہے، تاکہ وہ اس تمثیل کے لیے مناسب نبوی پس منظر قائم کر سکے۔ "خدا کے کام" بائبل میں متعدد اور مختلف گواہیوں کے سلسلوں میں ایک نبوی علامت ہیں۔ کتاب مقدس میں "خدا کے کام" کے ہر ظہور کی تکمیل بارش اخیر کے زمانے میں ہوتی ہے۔ یسوع اس کہانی کے سیاق کو آخری پیغام کے حوالے سے مرتب کر رہا ہے، جس کی نمائندگی ملاکی کی آخری آیات میں ایلیاہ کرتا ہے۔

ماں باپ اور نابینا بچہ گنہگار ٹھہرائے نہیں جاتے، کیونکہ یہ خدا کے حیرت انگیز کاموں کا وقت ہے، اور اسی وقت میں والدین کے دل اور بچوں کے دل پھیر دیے جائیں گے تاکہ وہ زیر غور معاملہ دیکھ سکیں۔

معاملہ یہ ہے—کہ آیا نابینا لودیکیائی آدمی ایک مسح کیا ہوا فلاڈلفیائی آدمی میں بدل چکا ہے یا نہیں۔ یہی وہ مسئلہ ہے جو پچھلی بارش کے زمانے میں ماں باپ اور بچے کے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے، کیونکہ وہی عدالت کا زمانہ بھی ہے۔ اور عدالت کا وقت ابراہیم کے عہد کی پیشگوئی کے مطابق تیسری اور چوتھی پشت کے دوران انجام پاتا ہے۔ نابینا شخص آخری یعنی چوتھی پشت ہے، اور اس کے والدین تیسری۔ اسی عرصے میں ایلیا کا پیغام خاندانوں کو ایسے حالات میں ڈال دیتا ہے جہاں انہیں حوض سیلوام کے پیغام کو قبول یا رد کرنا پڑتا ہے۔ نادان اور شریر بادشاہ آحاز نے اس حوض کے پیغام کو ٹھکرا دیا، مگر اُس نابینا نے اسے قبول کر لیا۔ ملاکی میں ایلیا کا پیغام خداوند کے بڑے اور بولناک دن سے پہلے لعنت کے تناظر میں پیش کیا گیا ہے۔

جب یسوع نے اُس منظر کو ترتیب دیا جس پر ہم غور کر رہے ہیں، تو اُس نے معجزے کے مقصد کے خلاصے میں یہ بات شامل کی کہ اُسے اسی وقت کام کرنا ہے، کیونکہ ایک وقت آئے گا جب کوئی آدمی کام نہیں کر سکے گا۔ جس کام کا اُس نے ذکر کیا وہ دن کی روشنی میں ہوتا ہے، اور کام کے خاتمے کو رات سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اُس کا اشارہ مہلت آزمائش کے خاتمے کی طرف ہے۔

جب وہ اپنی عدالت کا کام مکمل کرتا ہے، تو وہ اپنے کہانت کے لباس اتار کر انتقام کا لباس پہن لیتا ہے۔ جب وہ کھوئے ہوئے لوگوں کو نجات یافتہ لوگوں سے جدا کرنے کا کام پورا کر لیتا ہے، تو نجات کا کام ختم ہو جاتا ہے۔ مہلت ختم ہو جاتی ہے اور اب رات ہو چکی ہے جب کوئی آدمی کام نہیں کر سکتا۔ مسیح کا پیغام صرف اندھے آدمی کے لیے لاودیکہ کا پیغام ہی نہ تھا، بلکہ وہ ایلیاہ کا پیغام تھا جو مہلت کے اختتام کی نزدیکی کے تناظر میں پیش کیا گیا تھا، اور یہی نفوس کی نجات کے لیے کام کرنے کی مسیح کی مقدس ترغیب ہے۔

سب سے پہلے مسیح اندھے آدمی کے پاس آئے، پھر مرہم تیار کی اور لگائی، پھر اسے اس کام کی ہدایت دی جو اندھے کو خود کرنا تھا، اور اتنا ہی اہم ہے کہ جیسے ہی وہ اس کام کا آغاز کرتا ہے، اس کی بینائی بحال ہو جاتی ہے۔ جب اسے بینائی مل جاتی ہے تو وہ ایک اندھے لاودیکیائی سے ایک فلاڈلفیائی میں بدل چکا ہوتا ہے۔ ان دو کلیسیاؤں کی تبدیلی کا دور ابتدا میں 1856 سے 1863 تک مکمل ہوا۔

وہ زمانہ گندم اور زوان کی جدائی، اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی حتمی مہر بندی کی نمائندگی کرتا ہے، جنہیں بعد ازاں ایک علم کے طور پر بلند کیا جاتا ہے۔ اندھا آدمی فوراً عوامی توجہ کا مرکز بن گیا—جیسے ہی وہ لاودیکائی سے فلاڈلفیائی بن گیا۔ اندھا آدمی ایک لاکھ چوالیس ہزار ہے، اور بدکار اور بے وقوف بادشاہ آحاز وہ سابق عہد کے لوگ ہیں جو خداوند کے منہ سے اُگل دیے جاتے ہیں۔ اسی تاریخی مرحلے پر، یسوع یا تو اپنے لعاب سے اپنے نئے عہد کے لوگوں کو مسح کر رہا ہے، یا اپنے منہ سے پرانے عہد کے لوگوں کو اُگل رہا ہے۔

ہم اگلے مضمون میں ان خیالات کو جاری رکھیں گے۔

آنے والا بحران

وہ لامحدود ہستی ہے خطا درستگی کے ساتھ تمام قوموں کا حساب رکھتی ہے۔ جب تک توبہ کی پکاروں کے ساتھ اُس کی رحمت پیش کی جاتی رہے گی، یہ حساب کھلا رہے گا؛ لیکن جب وہ حد پوری ہو جاتی ہے جو خدا نے مقرر کی ہے، تو اُس کے غضب کی کارروائی شروع ہو جاتی ہے۔ پھر یہ حساب بند کر دیا جاتا ہے؛ الہی صبر ختم ہو جاتا ہے؛ ان کے حق میں رحم کے لیے مزید کوئی التجا باقی نہیں رہتی۔

نبی نے زمانوں پر نظر ڈالی تو اس کی رویت کے سامنے ہمارا زمانہ پیش کیا گیا۔ اس زمانے کی قوموں کو بے مثال رحمتیں نصیب ہوئی ہیں۔ آسمان کی بہترین برکتیں انہیں عطا کی گئی ہیں؛ لیکن ان کے خلاف بڑھتا ہوا غرور، لالچ، بت پرستی، خدا کی تحقیر اور بدترین ناشکری درج کر دیے

گئے ہیں۔ وہ تیزی سے خدا کے ساتھ اپنا حساب بند کر رہے ہیں۔

وہ دن تیزی سے قریب آ رہے ہیں جب مذہبی دنیا میں بڑی الجھن اور انتشار ہوگا۔ بہت سے معبود اور بہت سے آقا ہوں گے؛ ہر طرح کی تعلیمات کی ہوائیں چلیں گی؛ اور شیطان، فرشتے کا لبادہ اوڑھے ہوئے، اگر ممکن ہوتا تو خود برگزیدہ لوگوں کو بھی دھوکہ دے دیتا۔

سچی دینداری اور پاکیزگی پر کی جانے والی عام تحقیر اُن لوگوں کے لیے، جن کا خدا سے زندہ تعلق نہیں، اس کی شریعت کا احترام کھو بیٹھنے کا سبب بنتی ہے۔ اور جیسے جیسے الٰہی شریعت کی ادبی زیادہ نمایاں ہوتی جاتی ہے، اس کے ماننے والوں اور دنیا و دنیا پرست کلیسا کے درمیان حد امتیاز زیادہ واضح ہوتی جائے گی۔ ایک طبقے میں خدا کے احکام سے محبت بڑھتی جاتی ہے، اسی قدر دوسرے طبقے میں اُن کے لیے حقارت بڑھتی جاتی ہے۔

عظیم 'میں ہوں' اپنے قانون کی حقانیت ثابت کر رہا ہے۔ وہ اُن لوگوں سے کلام کر رہا ہے جو اسے باطل ٹھہراتے ہیں—طوفانوں میں، سیلابوں میں، آندھیوں میں، زلزلوں میں، اور خشکی و سمندر کے خطرات میں۔ اب وقت ہے کہ اس کے لوگ اپنے آپ کو اصول کے وفادار ثابت کریں۔

ہم عظیم اور پُرہیبت واقعات کی دہلیز پر کھڑے ہیں۔ خداوند دروازے پر ہے۔ کوہ زیتون پر نجات دہندہ نے اُن مناظر کو بیان کیا جو اس عظیم واقعے سے پہلے پیش آئے تھے: 'تم جنگوں کی خبریں اور جنگوں کی افواہیں سنو گے،' اُس نے کہا۔ 'قوم قوم کے خلاف اور سلطنت سلطنت کے خلاف اٹھ کھڑی ہوگی؛ اور قحط پڑیں گے، وبائیں پھیلیں گی، اور جگہ جگہ زلزلے آئیں گے۔ یہ سب مصیبتوں کی ابتدا ہوگی۔' اگرچہ یہ پیش گوئیاں یروشلم کی تباہی کے وقت جزوی طور پر پوری ہوئیں، لیکن آخری دنوں میں اُن کا زیادہ براہ راست اطلاق ہوتا ہے۔

یوحنا اور دوسرے انبیاء بھی اُن ہولناک مناظر کے گواہ تھے جو مسیح کی آمد کی علامتوں کے طور پر پیش آئیں گے۔ انہوں نے دیکھا کہ لشکر جنگ کے لیے جمع ہو رہے ہیں، اور خوف کے باعث لوگوں کے دل بیٹھ جاتے ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ زمین اپنی جگہ سے ہٹا دی جاتی ہے، پہاڑ سمندر کے بیچ میں لے جاتے ہیں، اس کی موجیں گرجتی اور مضطرب ہوتی ہیں، اور سمندر کے ابھار سے پہاڑ لرزتے ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ خدا کے غضب کے پیالے کھول دیے جاتے ہیں، اور طاعون، قحط اور موت زمین کے باشندوں پر آ پڑتے ہیں۔

خدا کی روکنے والی روح پہلے ہی دنیا سے واپس لی جا رہی ہے۔ اور سمندری طوفان، آندھیاں، اور خشکی و سمندر کی آفات ایک کے بعد ایک تیزی سے پیش آ رہی ہیں۔ سائنس ان سب کی توجیہ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ ہمارے گرد گہری ہوتی ہوئی نشانیاں، جو خدا کے بیٹے کی قریب آمد کی خبر دیتی ہیں، حقیقی سبب کے سوا کسی اور چیز سے منسوب کی جاتی ہیں۔ لوگ ان نگہبان فرشتوں کو نہیں پہچانتے جو چاروں ہواؤں کو اس لیے روکے ہوئے ہیں کہ وہ نہ چلیں جب تک خدا کے بندوں پر مہر نہ لگ جائے؛ لیکن جب خدا اپنے فرشتوں کو یہ حکم دے گا کہ ہواؤں کو چھوڑ دیں، تو اس کے انتقامی غضب کا ایسا منظر برپا ہوگا کہ کوئی قلم اس کی منظر کشی نہیں کر سکے گا۔

ایک بحران ہمارے سر پر آ کھڑا ہوا ہے؛ مگر اس عظیم ہنگامی صورت حال میں خدا کے خادموں کو اپنے آپ پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے۔ اشعیا، حزقی ایل اور یوحنا کو دی گئی رویاؤں میں ہم دیکھتے ہیں کہ آسمان کس قدر گہرائی سے زمین پر رونما ہونے والے واقعات سے وابستہ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جو اس کے وفادار ہیں اُن کے لیے خدا کی کیسی نگہداشت ہے۔ دنیا بغیر حاکم کے نہیں ہے۔ آنے والے واقعات کی ترتیب خداوند کے ہاتھ میں ہے۔ آسمان کی جلالت مآب ہستی کی اپنی تحویل میں قوموں کی تقدیر بھی ہے اور اس کی کلیسیا کے معاملات بھی۔

خدا نے آخری دنوں میں جو کچھ ہونے والا ہے وہ ظاہر کر دیا ہے تاکہ اس کے لوگ مخالفت اور غضب کے طوفانوں کے مقابل کھڑے ہونے کے لیے تیار ہوں۔ جنہیں اپنے سامنے آنے والے واقعات سے خبردار کیا

گیا ہے، انہیں آنے والے طوفان کے پرسکون انتظار میں بیٹھ نہیں جانا چاہیے، اور نہ ہی اپنے آپ کو اس خیال سے تسلی دینی چاہیے کہ مصیبت کے دن خداوند اپنے وفاداروں کو پناہ دے گا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے خداوند کے منتظر لوگوں کی مانند ہوں، بیکار انتظار میں نہیں بلکہ مخلصانہ کام میں، غیر متزلزل ایمان کے ساتھ۔ اب ایسا وقت نہیں کہ ہم اپنے ذہنوں کو معمولی اہمیت کی چیزوں میں الجھا دیں۔

جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں، شیطان سرگرمی سے معاملات اس طرح ترتیب دے رہا ہوتا ہے کہ خداوند کے لوگوں کو نہ رحمت ملے نہ انصاف۔ اتوار کی تحریک اب تاریکی میں اپنا راستہ بنا رہی ہے۔ رہنما اصل مسئلہ چھپا رہے ہیں، اور بہت سے وہ لوگ جو اس تحریک میں شامل ہوتے ہیں خود یہ نہیں دیکھتے کہ خفیہ رو کس سمت جا رہی ہے۔ اس کے دعوے نرم اور بظاہر مسیحی ہیں؛ لیکن جب یہ بولے گی تو اژدہا کی روح ظاہر کر دے گی۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ اپنی بساط بھر اس منڈلاتے خطرے کو ٹالیں۔ ہمیں لوگوں کے سامنے وہ حقیقی سوال رکھنا چاہیے جو زیر بحث ہے، تاکہ آزادی ضمیر کو محدود کرنے والے اقدامات کے خلاف سب سے مؤثر احتجاج پیش کیا جا سکے۔ ہمیں پاک کلام کی تحقیق کرنی چاہیے، اور اپنے ایمان کی دلیل دینے کے قابل ہونا چاہیے۔ نبی فرماتا ہے، 'بدکار بدکاری کریں گے، اور بدکاروں میں سے کوئی سمجھ نہ پائے گا؛ مگر دانا سمجھیں گے'۔

اہم مستقبل ہمارے سامنے ہے۔ اس کی آزمائشوں اور وسوسوں کا مقابلہ کرنے اور اس کی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لیے عظیم ایمان، توانائی اور ثابت قدمی درکار ہوگی۔ لیکن ہم شاندار طور پر سرخرو ہو سکتے ہیں؛ کیونکہ جاگتے، دعاگو اور ایمان دار کوئی بھی جان دشمن کی تدبیروں کا شکار نہیں ہوگی۔ سارا آسمان ہماری بہبود میں دل چسپی رکھتا ہے اور اپنی حکمت اور قوت کے لیے ہماری طلب کا منتظر ہے۔ ہر مخالف اثر، خواہ ظاہر ہو یا پوشیدہ، کامیابی سے اس کی مزاحمت کی جا سکتی ہے، 'نہ زور سے نہ طاقت سے، بلکہ میری روح سے، رب الافواج فرماتا ہے۔' خدا آج بھی اسی طرح مائل ہے جیسے ازمینہ قدیم میں تھا کہ انسانی کوششوں کے ذریعے کام کرے اور کمزور وسیلوں سے عظیم کام سرانجام دے۔ ہم تعداد کے بل پر فتح حاصل نہیں کریں گے بلکہ اپنی جان کو مکمل طور پر یسوع مسیح کے سپرد کرنے سے۔

اب، جب رحمت اب بھی ٹھہری ہوئی ہے، جب یسوع ہماری طرف سے شفاعت کر رہا ہے، آئیے ہم ابدیت کے لیے پوری طرح کام کریں۔ سدرن واچ مین، ۲۵ دسمبر، ۱۹۰۶ء۔